☆ خلاصہ جواہر المنطق ☆

انسان کی وہ قوت جس میں اشیاء کی صورتیں نقش ہوتی ہیں اس کو ذہن قوت دراکہ قوت مدرکہ بھی کہتے ہیں۔

ذہن میں شے کی چھپی ہوئی تصویر کو علم کہتے ہیں۔ یا کسی چیز کی صورت ذہنیہ کو علم کہتے ہیں۔

دو چیزوں کے درمیان تعلق کو نسبت کہتے ہیں۔

جس نسبت سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو اسے نسبت تامہ اور جس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو اسے غیر تامہ یا ناقصہ کہتے ہیں۔

نسبت تامہ کی دو قسمیں ہیں

خبر جس نسبت کو صادق یا کاذب مانا جائے   انشائیہ جس نسبت کو صادق یا کاذب نا کہا جا سکے۔

نسبت خبریہ کی دو قسمیں ہیں ایجابیہ اور سلبیہ

ایک چیز کو دوسری چیز کے لئے ثابت مانا جائے تو ان کے تعلق کو نسبت ایجابیہ کہتے ہیں اور اگر برطرف/نفی کی جائے تو اس تعلق کو نسبت سلبیہ کہتے ہیں۔

نسبت خبریہ میں جس پر حکم لگایا جائے اسے محکوم علیہ کہتے ہیں اور جو حکم لگایا جائے اس حکم کو محکوم بہ کہتے ہیں جبکہ نسبت کو رابطہ کہتے ہیں۔

کسی چیز کی وہ صورت جو ذہن میں حاصل ہو لیکن اذعان سے خالی ہو تو اسے تصور اور اگر اس کا اذعان بھی ہو تو اسے تصدیق کہتے ہیں۔

کسی چیز کا اس طرح ہونا کہ اس کے جاننے سے دوسری چیز کا علم حاصل ہو اسے دلالت کہتے ہیں۔

جب کہ کسی چیز کو دوسری چیز کے مقابلے میں اس طرح خاص کر دینا کہ پہلی چیز کہ جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آئے اسے وضع کہتے ہیں۔

پہلی چیز کو موضوع اور دوسری کو موضوع لہ کہتے ہیں۔

دلالت کی چھ قسمیں ہیں۔

کوئی لفظ وضع کی وجہ سے اپنے معنی پر دلالت کرے تو 1 لفظیہ وضعیہ، غیر لفظ دلالت کرے تو 2 غیر لفظیہ وضعیہ۔

طبیعت سے پیدا شدہ کسی لفظ کا کسی چیز کے بارے میں بتانا 3 طبعیہ لفظیہ، جبکہ غیر لفظیہ دلالت کرے تو 4 طبعیہ غیر لفظیہ۔

کوئی لفظ وضع طبع کے دخل کے بغیر کسی چیز کو بتائے تو 5 عقلیہ لفظیہ اور غیر لفظ ہو تو 6 غیر لفظیہ

جو لفظ وضع کیا جائے اسے موضوع اور جس کے مقابلے میں کیا جائے اسے موضوع لہ کہا جاتا ہے۔

پھر وہ لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے تو اس معنی موضوع لہ کو مدلول مطابقی اور دلالت کو دلالت مطابقی کہتے ہیں۔

جب کوئی لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے جز پر دلالت کرے تو جز کو مدلول تظمنی اور اس دلالت کو دلالت تظمنی کہتے ہیں۔

جب کوئی لفظ موضوع لہ کے لازم معنی پر دلالت کرے تو اس معنی کو مدلول التزامی اور اس دلالت کو دلالت التزامی کہتے ہیں۔

کسی لفظ کا اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرنا دلالت مطابقی، معنی موضوع لہ کے جز پر ہو تو دلالت تظمنی، اور معنی موضوع لہو کے لازمی معنی پر ہو تو دلالت التزامی کہلاتا ہے

لفظ موضوع کی پانچ قسمیں ہیں۔

بسیط وہ لفظ ہے جو اکیلا ہو اس کا کوئی جز نہ ہو

وہ لفظ جس کے اجزاء ہوں مگر معنی پر کوئی جز بھی دلالت نہ کرے۔

وہ لفظ جس کے اجزا ہوں اور ہر جز کسی معنی پر دلالت کرتا ہو مگر معنی مرادی کے جز پر دلالت نہ کرتا ہو۔

وہ لفظ جس کا جز معنی مرادی کے جز پر دلالت کرتا ہو مگر یہ دلالت مقصود نہ ہو۔

جس کی جز کی دلالت معنی مرادی کے جز پر دلالت کرے اور وہ دلالت مقصود بھی ہو۔

مرکب وہ لفظ ہے جس کے جز کی دلالت معنی مرادی کے جز پر مقصود ہو اور مفرد جس کے جز کی دلالت معنیٰ مرادی کے جز پر مقصود نہ ہو۔

مفرد کی تین قسمیں ہیں۔

اسم جو اپنا معنی خود بتائے اور کسی زمانے پر دلالت نہ کرے۔ کلمہ وہ لفظ مفرد جو اپنا معنی خود بتائے اور کسی معین زمانے پر بھی دلالت کرے۔

ادات وہ لفظ مفرد جو دوسرے لفظ سے ملے بغیر اپنا معنیٰ نہ بتائے۔

مفرد کے معنی کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں۔

علم جس کا معنی متعین اور خاص ہو مشکک۔جس کا معنی اپنے افراد پر برابر برابر صادق نہ آئے۔ متواطی جس کا معنی اپنے افراد پر یکساں طور صادق آئے۔

لفظ مفرد کے کثیر معنیٰ کے اعتبار سے چار قسم ہیں

مشترک جس کے چند معنی ہوں اور ان کے آپس میں کوئی مناسبت نہ ہو۔

منقول جو پہلے ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا پھر مناسبت کی وجہ سے دوسرے میں استعمال ہو کر مشہور ہوا اور پہلا چھوڑ دیا گیا۔

حقیقت جو اپنے معنی موضوع لہ میں استعمال کیا جائے۔

مجاز جو اپنے معنی موضوع لہ کے غیر میں استعمال کیا جائے۔

منقول کی تین قسمیں ہیں۔

جس کو پہلے معنی سے دوسرے معنی کی طرف نقل کرنے والے ارباب شرع ہوں تو منقول شرعی، عام لوگوں ہوں تو منقول عرفی، اور کوئی خاص جماعت ہو تو منقول اصطلاحی

مرکب کی دو قسمیں ہیں تام اور ناقص

جس سے مخاطب کو مکمل فائدہ حاصل ہو تو تام پھر اگر وہ مرکب صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو تو خبر، صدق و کذب کا احتمال نہ رکھے تو انشا۔

اور جس سے مخاطب کو مکمل فائدہ حاصل ہی نہ ہو تو وہ مرکب ناقص ہے۔

مرکب ناقص کی بھی دو قسمیں ہیں

جس مرکب میں جزء ثانی جزء اول کی قید ہو تو تقییدی اور اگر قید نہ ہو تو غیر تقییدی۔

دو ایسے لفظ جو ایک ہی معنی کے لیے وضع کیے گئے ہوں تو مترادفہ اور اگر الگ الگ معنی کے لیے وضع کیے گئے ہوں تو متباینہ

مرکب ناقص کی دو اقسام

جزء ثانی جزء اول کیلئے قید ہو تو تقییدی قید نہ ہو تو غیر تقییدی۔

دو ایسے لفظ جو ایک ہی معنیٰ کیلئے وضع کیے گئے ہوں انہیں مترادفہ، اگر دو الگ الگ معنیٰ کے لیے وضع کیے گئے ہوں تو انہیں متباینہ کہتے ہیں۔

جو چیز جن میں حاصل ہو اسے مفہوم کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں

جس کا نفسِ تصور اس کو کثیر افراد پر صادق آنے سے منع نہ کرے وہ کلی اور منع کرے تو جزئی

دو کلیوں کے درمیان نسبت کی چار قسمیں ہیں۔

کلیوں کا اس طرح ہونا کہ ہر کلی دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق ہے تو تساوی کسی بھی پر بھی صادق نہ آئے تو تباین۔

ایک کلی دوسری کو کلی کے ہر فرد پر صادق ہے لیکن دوسری کلی پہلی کے ہر فرد پر صادق نہ آئے عموماً خصوص مطلق، ہر کلی دوسری کلی کے صرف بعض افراد پر صادق آئے تو عموم و خصوص من وجہ

امور نافعہ

عرض جس کا قیام کسی چیز میں پائے جانے پر موقوف ہو۔ جوہر جس کا قیام کسی چیز۔ پائے جانے پر موقوف نہ ہو۔ جوہر قائم بنفس ہی کو کہتے ہیں۔

بُعد: درازی اور پھیلاؤ کو کہتے ہیں۔ ابعادِ ثلاثہ: لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گہرائی کو کہتے ہیں۔ قابل ابعاد ثلاثہ: طول عرض اور عمق

جسمِ مطلق: جوہر قابلِ ابعادِ ثلاثہ کو کہتے ہیں۔ نفس ناطقہ: جوہر مجرد عن ابعادِ ثلاثہ مدبر بدن کو کہتے ہیں۔

نامی: قوت نمو والا　　　　جسمِ نامی: جسم قابلِ نمو کو کہتے ہیں۔

جماد: جسم مجرد عن النمو کو کہتے ہیں۔　　　　حاسہ: قوت باصرہ، سامعہ، ذائقہ، شامہ، لامسہ کو کہتے ہیں۔

حساس: قوت باصرہ، سامعہ، ذائقہ، شامہ، لامسہ والا۔ ناطق: قوت فکریہ رکھنے والا۔ انسان

متحرک بالارادہ: اختیار رکھنے والا۔　　　　صاہل: ہنہنانے والا۔ فرس

ناہق: رینگنے والا۔ حمار　　　　نابح: بھونکنے والا۔ کلب

مفترس: پھاڑنے والا۔ اسد　　　　حیوان: نامی حساس متحرک بلارادہ۔

شجر: جسم نامی مجرد عن الحس۔

کلی کی پانچ قسمیں ہیں۔

نوع، جنس، فصل، خاصہ، عرض عام۔

وہ کلی جو کثیر متفق بالحقائق پر ماھو؟ کے جواب میں بولی جائے تو نوع، اگر مختلف بالحقائق کے متعلق ہو تو جنس۔

جس فرد کو کسی دوسری جنس کے افراد کی ماہیت کے ساتھ ملا کر کے ماھما؟ ذریعے سوال کیا جائے تو جواب میں وہ جنس بولی جائے تو جنس قریب اور جواب میں وہ جنس واقع نہ ہو تو جنس بعید۔

جبکہ نوع اضافی وہ کلی ذاتی جس کے اوپر اس کی کوئی جنس ہو جیسے انسان اس کے اوپر حیوان موجود ہے۔

فصل وہ کلی جو **ایُ شئی ھوفی ذاتہ** ؟ کے جواب میں کسی چیز پر بولا جائے مثلا پوچھا جائے کہ **الانسان ایُ شئی ھو فی ذاتہ** ؟ تو جواب میں ناطق کو بولا جائے۔

فصل کی بھی دو قسمیں ہیں۔ بعید اور قریب۔

وہ فصل جو ماہیت کو ان افراد سے ممتاز کرے جو اس کی جنسِ قریب میں شریک ہوں تو فصل قریب، اور اگر جنسِ بعید میں شریک کو ممتاز کرے تو فصلِ بعید کہلاتی ہے۔

جو ماہیت کو تمام اغیار سے ممتاز کردے تو فصل قریب　　　　بعض اغیار سے ممتاز کرے تو فصل بعید۔

خاصہ: وہ کلی عرضی جو صرف حقیقت واحدہ کے افراد پر بولی جائے۔

عرض عام: وہ کلی عرضی جو چند حقیقتوں کے افراد پر بولی جائے۔

معرفات کا بیان

معرف وہ معلوم تصوری جس سے مجہول تصوری حاصل ہو۔　　　　حدتام: وہ معرف جو شے کی جنسِ قریب اور فصلِ قریب سے مرکب ہو۔

حدناقص: وہ معرف جو شے کی جنسِ بعید اور فصلِ قریب سے مرکب ہو۔　　　　رسمِ تام: وہ معرف جو شے کی جنسِ قریب اور خاصہ سے مرکب ہو۔

رسمِ ناقص: وہ معرف جو شے کی جنسِ بعید اور خاصہ سے مرکب ہو یا صرف خاصہ مرکب ہو۔

عدم تنافی کی بھی تین قسمیں ہیں۔

عدم تنافی صدقا کذبا　　جب دو نسبتیں ایک ساتھ صادق آسکیں اور برطرف بھی ہو سکیں

عدم تنافی صرف صدقا　　تنافی فی الصدق کا فقط سلب

عدم تنافی صرف کذبا　　تنافی فی الکذب فقط کا سلب

قضیہ کی دو قسمیں ہیں۔

حملیہ اور شرطیہ۔ ایک چیز کا ثبوت دوسری چیز کے لیے مانا گیا ہو یا ایک چیز کی نفی دوسری چیز کے لیے مانی گئی ہو تو حملیہ اور جس میں اتصال یا انفصال مانا گیا ہو شرطیہ

قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں موجبہ اور سالبہ۔ ایک چیز کو دوسری چیز کے لیے ثابت مانا گیا ہو تو موجبہ اگر نفی مانی گئی ہو تو سالبہ

اور جس کے لیے مانا جائے وہ موضوع اور جو مانا جائے وہ محمول کہلاتا ہے۔

مسند الیہ کو موضوع مسند کو محمول اور ان کے درمیان نسبت کو نسبت تامہ خبریہ اور رابطہ بھی کہتے ہیں۔

کسی چیز کی وہ صورت جو ذہن میں ہو اس کو تصور کہتے ہیں۔اور اگر اس کا اذعان یعنی یقین بھی ہو تو اسے تصدیق کہتے ہیں۔

نسبت خبریہ کی وہ صورت جو واقعہ کے مطابق ہو اسے اذعان کہتے ہیں۔

چیز کی وہ صورت ذہنیہ جو اذعان سے خالی ہو اسے تصور کہتے ہیں اور اگر اس کا اذعان ہو تو اسے تصدیق کہتے ہیں۔

نسبت ثبوتیہ کے اذعان کو تصدیق ایجابی اور نسبت سلبیہ کے اذعان کو تصدیق سلبی کہتے ہیں۔

تصدیق وجود کے لیے تین شرطیں ہیں۔

موضوع کا تصور , محمول کا تصور اور نسبت خبریہ کا تصور۔

موضوع کے اعتبار سے قضیہ کی چار قسمیں ہیں۔

شخصیہ جس کا موضوع جزی حقیقی ہو۔ طبعیہ جس کا موضوع کلی اور حکم نفس حقیقت پر ہو۔

محصورہ جس کا موضوع کلی اور حکم افراد پر ہو اور افراد کی مقدار بھی بیان کی گئی ہو۔ مہملہ جس کا موضوع کلی اور حکم افراد موضوع پر ہو لیکن افراد کی مقدار بیان نہ کی گئی ہو۔

سور وہ لفظ ہے جس سے موضوع کے افراد کی مقدار بیان کی گئی ہو۔کل بعض وغیرہ

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں

موجبہ کلیہ جس میں موضوع کے ہر فرد کے لئے محمول کا ثبوت مانا گیا ہو موجبہ جزیہ موضوع کے بعض افراد کے لئے محمول کا ثبوت ہو۔

سالبہ کلیہ موضوع کے ہر فرد سے محمول کی نفی ہو۔ سالبہ جزئیہ موضوع کے بعض افراد سے معمول کی نفی ہو۔

مفہوم کے اعتبار سے غیر چیزوں کو وجود میں ایک قرار دینا حمل کہلاتا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔

حمل بالاشتقاق جو کسی مشتق , ذو , یا حرف جار کے واسطے سے دوسرے مفہوم پر حمل ہو۔

حمل بالمواطات ایک مفہوم دوسرے مفہوم پر بے واسطہ محمول ہو تو حمل بالمواطات کہلاتا ہے۔

قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں۔

معدولۃ الموضوع وہ قضیہ موجبہ سالبہ جس میں حرف سلب موضوع کا جز ہو۔ معدولۃ المحمول جس میں حرف سلب محمول کا جز ہو۔

معدولۃ الطرفین جس میں حرف سلب موضوع اور محمول دونوں کا جزء ہو۔

منطق کی زبان میں افراد موضوع کو ذات موضوع اور جس لفظ سے اس موضوع کو تعبیر کیا جائے اسے وصف عنوانی یا عنوانِ موضوع کہتے ہیں

قضیہ حملیہ میں موضوع اور معمول کے درمیان جو نسبت ہے وہ خارج میں کسی کیفیت سے متصف ہوتی ہے۔مثلا

وجوب۔جیسے اللہ پاک صادق ہے۔ ضرورت۔جیسے ہی انسان حیوان ہے۔

دوام۔جیسے زمین ساکن ہے۔ فعلیت۔جیسے حیوان متنفس ہے

جس کیفیت واقعہ سے نسبت متصف ہو اسے مادہ قضیہ اور وہ لفظ جو کیفیت واقعہ پر دلالت کرے اسے جہت قضیہ کہتے ہیں۔

قضیہ موجہہ جس میں کسی جہت کا بیان ہو۔ قضیہ مطلقہ جس میں جہت کا بیان نہ ہو

جس میں جہت مادہ کے مطابق ہو تو وہ قضیہ موجہہ الصادقہ اور جس میں جہت مادہ کے مطابق نہ ہو مخالف ہو وہ قضیہ موجہہ کاذبہ کہلاتا ہے۔

بسیطہ وہ قضیہ موجہہ جس کی حقیقت صرف ایجاب یا صرف سلب سے ہو جبکہ مرکبہ وہ ہوتا ہے جو بسیطہ موجبہ اور بسیطہ سالبہ دونوں سے مرکب ہو۔

بسیطہ موجہہ کی آٹھ قسمیں ہیں

ضروریہ مطلقہ: جس میں یہ مانا گیا ہو کہ ذات موضوع کے لیے معمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

دائمہ مطلقہ: جس میں ذات موضوع کے لیے محمول کا سلب یا ثبوت جب تک موضوع موجود ہو دوامی ہے۔

مشروطہ عامہ: جس میں محمول کا ثبوت یا سلب ذات موضوع سے اس شرط پر ضروری ہے کہ ذات موضوع وصف عنوانی سے متصف ہے۔

عرفیہ عامہ: جس میں محمول کا ثبوت یا سلب ذات موضوع کے لیے اس شرط پر دوامی ہو کے ذات موضوع وصف عنوانی سے متصف ہے۔

وقتیہ مطلقہ: جس میں محمول کا ثبوت یا سلب ذاتِ موضوع کے لیے کسی وقت معین میں ضروری ہو۔

قضیہ منتشر مطلقہ: جس میں محمول کا ثبوت یا سلب موضوع کے لیے وقت غیر معین میں ضروری ہو۔

مطلقہ عامہ: جس میں حکم یہ ہو کہ تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ ذات موضوع کے لئے محمول کا ثبوت یا منتفی ہے۔

ممکنہ عامہ: محمول کی نسبت کا جانبِ مخالف ذات موضوع کے لئے ضروری نہ ہو۔

قضیہ موجہہ مرکبہ کی سات قسمیں ہیں۔

مشروطہ خاصہ: وہ مشروطہ عامہ جو لا دوام ذاتی سے مقید ہو۔ عرفیہ خاصہ: وہ عرفیہ عامہ جو لا دوام ذاتی سے مقید ہو۔

وجودیہ لاضروریہ: وہ مطلقہ عامہ جو لاضرورت ذاتی سے مقید ہو۔ وجودیہ لادائمہ: وہ مطلقہ عامہ جو لا دوام ذاتی سے مقید ہو۔

منتشرہ: جو لا دوام ذاتی سے مقید ہو۔ وقتیہ: وہ وقتیہ مطلقہ جو لا دوام ذاتی سے مقید ہو۔

ممکنہ خاصہ: جس میں یہ حکم ہو کہ ذاتِ موضوع کے لئے محمول کی نسبت ایجابی اور سلبی کوئی بھی ضروری نہیں۔

نسبت ایجابی ذات موضوع کے لیے بلا شرط ضروری مانی جائے تو اس کو ضرورت ذاتی اور اگر وصف عنوانی کی شرط کے ساتھ ضروری مانی جائے تو اس کو ضرورت کہتے ہیں۔

نسبت ایجابی/سلبی کو ذات موضوع کے لیے کسی وصف کی شرط کے بغیر دوامی مانا جائے تو اس کو دوامِ ذاتی اور وصف عنوانی کی شرط کے ساتھ دوامی مانا جائے تو اس کو دوامی وصفی کہتے ہیں۔

قضیہ موجہہ مرکبہ کے جز اول میں جس نسبت ایجابی/سلبی کا حکم کیا گیا ہے وہ ذات موضوع کے لیے دوامی نہیں ہے تو اس کو لا دوام ذاتی کہتے ہیں اور اگر ضروری نہیں تو اسے لا ضرورت ذاتی کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کے پہلے جز کو مقدم جبکہ دوسرے کو تالی کہتے ہیں اور ان میں استعمال ہونے والے حروف شرط و جزا کو اداتِ اتصال جبکہ حروف تردید کو اداتِ انفصال کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں متصلہ اور منفصلہ

جس میں مقدم کی نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر تالی کی نسبت کو ثابت یا منتفی مانا جائے تو اسے متصلہ، جبکہ مقدم و تالی کے درمیان تنافی/عدم تنافی کا حکم کیا گیا ہو تو منفصلہ کہتے ہیں

جس کے مقدم اور تالی کے درمیان اتصال ایجابی مانا گیا ہو تو متصلہ موجبہ، جبکہ اتصال سلبی مانا گیا ہو متصلہ سالبہ کہلاتا ہے۔

جس کے مقدم اور تالی کے درمیان انفصال ایجابی مانا گیا یا جس کے مقدم اور تالی کے درمیان تنافی کا حکم ہو تو منفصلہ موجبہ جبکہ عدم تنافی کا حکم ہو تو منفصلہ سالبہ کہلاتا ہے

قضیہ موجہہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں موجبہ اور سالبہ لزومیہ اور اتفاقیہ لزومیہ موجبہ

جس کے مقدم و تالی کے درمیان اتصال ایجابی ہو تو لزومیہ موجبہ، جبکہ اتصال سلبی ہو تو لزومیہ سالبہ کہلائے گا۔

اتفاقیہ موجبہ جس کے مقدم و تالی کے درمیان اتصالی ایجابی کا حکم ہو مگر لزومی نہ ہو۔ تو اتفاقیہ موجبہ، اور اگر اتصال سلبی کا حکم ہو مگر لزومی نہ ہو تو اتفاقیہ سالبہ کہلاتا ہے۔

قضیہ منفصلہ کی بھی تین قسمیں ہیں۔

حقیقیہ مانعۃ الجمع مانعۃ الخلو۔

جس کے مقدم اور تالی کے درمیان صدقاً کذباً دونوں طرح تنافی ہو تو حقیقیہ موجبہ عدم تنافی کا حکم ہو تو حقیقہ سالبہ

اور جس کی مقدم اور تالی کے درمیان عدم تنافی کا حکم صرف صدقاً ہو تو مانعۃ الخلو موجبہ صرف کذباً ہو تو مانعۃ الخلو سالبہ

عنادیہ موجبہ جس کے مقدم و تالی کے درمیان تنافی کو لازم مانا گیا ہو تو عنادیہ موجبہ، جبکہ عدم تنافی کی صورت میں عنادیہ سالبہ کہلائے گا۔

اتفاقیہ موجبہ جس کے مقدم اور تالی کے درمیان محض اتفاق تنافی کا حکم ہو تو اتفاقیہ موجبہ جبکہ عدمِ تنافی کا حکم ہو تو اتفاقیہ سالبہ کہلائے گا۔

دو قضیوں کا ایجاب و سلب میں اس طرح ہونا کہ ایک کا صدق دوسرے کے کذب کو لازم کرے تناقض کہلاتا ہے۔

جن دو قضیوں میں تناقض ہو ان میں ہر قضیہ دوسرے کی نقیض کہلاتا ہے۔

تناقض کے لیے آٹھ وحدتیں شرط ہیں۔

وحدتِ موضوع　وحدتِ محمول　وحدتِ زمان　وحدتِ مکان　وحدتِ شرط　وحدتِ اضافت　وحدتِ قوت و فعل

وحدتِ جز و کل۔

اگر کسی قضیہ میں ایجاب و سلب تو مختلف ہوں لیکن یہ وحدتیں نہ پائی جائیں تو ان کے درمیان تناقض نہیں ہوگا۔

قضیہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ اور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزیہ آتی ہے۔

کسی قضیے کے صدق و کیف کو باقی رکھتے ہوئے اس کے جز کی ترتیب بدل دینا عکس کہلاتا ہے۔

موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے۔　موجبہ جزئیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے۔

سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے۔　جب کہ سالبہ جزئیہ کا عکس نہیں آتا۔

قضیہ کے صدق و کیف کو باقی رکھتے ہوئے اس کے جز اول کی نقیض کو جز ثانی اور جز ثانی کی نقیض کو جز اول قرار دینا عکس نقیض کہلاتا ہے۔

موجبہ کلیہ کا عکس نقیض موجبہ کلیہ آتا ہے۔　سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔

سالبہ جزیہ کا عکس نقیض سالبہ جزیہ آتا ہے۔　موجبہ جزیہ کا نہیں آتا عکس نقیض نہیں آتا۔

معلوم تصدیقی سے مجہول تصدیقی کا حصول حجت کہلاتا ہے۔

اس کی تین قسمیں ہیں۔

چند قضیوں کے مجموعے کو تسلیم کر لینے سے کوئی دوسرا قول ماننا پڑے تو اسے قیاس کہتے ہیں۔

اور دوسرے قول کو نتیجہ کہتے ہیں۔

پھر قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ اقترانی اور استثنائی

نتیجہ یا اس کی نقیض بالترتیب مذکور ہو تو اسے استثنائی جبکہ بالترتیب مذکور نہ ہو تو اسے قیاس اقترانی کہتے ہیں۔

قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں شرطی جو دو شرطیہ یا ایک شرطیہ اور ایک حملیہ سے مرکب ہو　جبکہ حملی وہ جو دو حملیہ سے مرکب ہو۔

جب حد اوسط موضوع محمول کے درمیان میں ہو تو شکل اول دونوں سے بعد میں ہو تو شکل دوم دونوں سے پہلے ہو تو شکل سوم اور دونوں کے طرفین میں ہو تو شکل چہارم ہے۔

شکل اول کی دو شرطیں ہیں

صغریٰ موجبہ　کبریٰ کلیہ ہو　اس کے نتیجہ دینے کی ضرورب چار ہیں۔

شکل ثانی کی بھی دو شرطیں ہیں۔

صغریٰ اگر موجبہ ہو تو کبریٰ سالبہ ہو۔ و بالعکس　کبریٰ کلیہ ہو۔　اس کی چار ضروب نتیجہ دیتی ہیں۔

شکل ثالث کی دو شرطیں ہیں۔

صغریٰ موجبہ ہو۔　صغریٰ/کبریٰ میں کوئی کلیہ ہو۔　اس کی چھ ضروب نتیجہ دیتی ہیں۔

شکل رابع کی دو شرطیں ہیں۔

صغریٰ موجبہ کلیہ اور کبریٰ موجبہ ہو۔2　صغریٰ اور کبریٰ میں کوئی کلیہ ہو اور ایجاب و سلب مختلف ہو۔6　اس کی 8 ضروب نتیجہ دیتی ہیں۔

کسی کلی کے اکثر افراد کا حکم اس کے ہر فرد کے لیے ثابت کیا جائے تو اسے استقراء کہتے ہیں۔

کسی جزئی کا حکم دوسری جزئی میں اس بنیاد پر ثابت کیا جائے کہ حکم کی علت دونوں جزئیوں میں مشترک ہے اسے تمثیل کہتے ہیں۔

قیاس جن دو قضیوں سے مرکب ہوتا ہے انہیں قیاس کا مادہ کہتے ہیں۔

مادے کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں۔

قیاس کا مادہ مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو تو برہان، مشہورہ یا مسلمہ سے مرکب ہو تو جدل، ذہنیہ سے مرکب ہو تو خطاب، مخیلہ سے مرکب ہو تو شعری اور جس کا قضیہ کاذب یا کاذب صادق کے مشابہ ہو تو اسے سفسطہ کہتے ہیں۔

مغالطہ جس کا مادہ یا صورت یا دونوں میں فساد اور خرابی ہو قیاس مغالطہ کہلاتا ہے۔

جس کا وجود ضروری ہو وہ واجب، جس کا عدم ضروری ہو وہ محال اور جس کا نہ وجود ضروری ہو نہ عدم وہ ممکن کہلاتا ہے۔

تصور و تصدیق کی دو قسمیں ہیں بدیہی اور نظری وہ تصور جو غور و فکر کے بغیر حاصل ہو بدیہی اور جو نظر و فکر سے حاصل ہو وہ تصور نظری کہلاتا ہے۔

ایسے ہی وہ تصدیق جو غور و فکر کے بغیر حاصل ہو تصدیق بدیہی اور جو غور و فکر سے حاصل ہو تصدیق نظری کہلاتی ہے۔

ایسا فن جس کے اصول و قوانین کی پابندی ذہن کو نظر و فکر کی غلطی سے بچائے اسے منطق کہتے ہیں۔ منطق کا موضوع معرفت اور حجت ہے۔

اس کی غرض و غایت ذہن کو نظر و فکر کی غلطی سے بچانا ہے۔

چند معلوم امور کو اس طرح ترتیب دینا کہ اس سے کوئی مجہول چیز حاصل ہو جائے۔ نظر کہلاتا ہے

☆☆

غلط فہمی اور غصے ہی سے تعلق ختم ہوتے ہیں
ورنہ گلے لگا کر کون کہتا ہے کہ آج سے ہمارا
تعلق ختم۔۔۔؟؟؟

☆☆

محمد شاہد اقبال عطاری مدنی

03431118385 - 03137136029